جدید نظرِ ثانی ایڈیشن

وفاق المدارس کے نصاب کے تحت پڑھائی جانے والی علمِ کلام کی شہرۂ آفاق کتاب
شرح العقائد النسفیۃ کی جامع اور آسان اُردو شرح

توضیح العقائد

في حلّ

شرح العقائد

مؤلف
اُستاذ العلماء حضرت مولانا اکرام الحق
مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان

جانشین جامع المعقول والمنقول رئیس المدرسین حضرۃ مولانا
ظہور الحق نور اللہ مرقدہٗ استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

خصوصیات

- اعراب
- ترجمہ
- تقطیع عبارت واغراض
- مختصر اور سہل انداز میں عبارت کی وضاحت
- فوائدِ عجیبہ

جامعہ عمر بن الخطاب رض
سوئی روڈ چوک فاروق اعظم شاہ رکن عالم کالونی ملتان، فون: 061-4555183

Butt

وفاق المدارس کے نصاب کے تحت پڑھائی جانے والی علمِ کلام کی شہرۂ آفاق کتاب

شرح العقائد النسفیۃ کی جامع اور آسان اردو شرح

توضیح العقائد

فی حلّ

شرح العقائد

خصوصیات

اعراب | ترجمہ | تقطیع عبارت و اغراض | مختصر اور سہل انداز میں عبارت کی وضاحت | فوائد عجیبہ

تالیف

استاذ العلماء حضرت مولانا **اکرام الحق**

مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان

جانشین جامع المعقول والمنقول رئیس المدرسین حضرۃ مولانا

ظہور الحق نور اللہ مرقدہ استاذ الحدیث دار العلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

جامعہ عمر بن الخطاب رض [illegible]

ملتان فون 061-4555183

Butt

نام کتاب.................. توضیح العقائد فی حل شرح العقائد

مؤلف.................. مولانا اکرام الحق صاحب

مدرس جامعہ عمر بن الخطاب ٹی چوک، ملتان۔ ۰۳۰۰۷۳۱۹۳۵۲

سن طباعت ثانی...... .... ماہ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ/دسمبر ۲۰۱۲ء

کمپوزنگ...... .... مولوی محمد فیاض ندیم (خیر المدارس ملتان)، شمس مصطفیٰ (عمر بن الخطاب ملتان)

تعداد.................. ۱۱۰۰

﴿......رابطہ کے لیے......﴾

☆مولانا اکرام الحق صاحب مدرس جامعہ عمر بن الخطاب

۰۳۰۰۷۳۱۹۳۵۲

☆اسٹاکسٹ: مکتبہ عمر بن الخطاب ٹی چوک ملتان

۰۳۰۱۷۵۷۴۹۷۷

﴿......ملنے کا پتہ......﴾

☆ادارۃ الانور، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی

☆ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ نزد خیر المدارس ملتان

☆ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان

☆مکتبہ سید احمد شہید، اُردو بازار لاہور

☆مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

☆وحیدی کتب خانہ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور

☆کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

☆مکتبہ العارفی، ستیانہ روڈ، فیصل آباد

طباعت۔۔۔۔فیصل فدا پرنٹنگ پریس ملتان۔فون 061-4570046

☆☆☆☆☆☆

(۲) **عندیہ** یہ لوگ اشیاء کے ثبوت نفس الامری کے منکر ہیں اور ثبوتِ اعتقادی کے قائل ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ ہمارے خیالات واعتقاد کے تابع ہے جس کو ہم نے جیسا سمجھا وہ ایسا ہی ہے یہاں تک کہ اگر ہم کسی چیز کے بارے میں جوہر ہونے کا اعتقاد کرلیں تو وہ جوہر ہے اسی طرح اگر اسی چیز کے عرض ہونے کا اعتقاد کرلیں تو وہ عرض ہے الخ اگر ایک چیز کو ہم نے جوہر اعتقاد کیا ہے تو وہ ہمارے نزدیک جوہر ہے اور اسی چیز کو دوسرا شخص عرض اعتقاد کرے تو اس کے نزدیک وہ عرض ہے ہر ایک کا مذہب اس کے نزدیک حق ہے اور فریقِ مقابل کے نزدیک وہ باطل ہے۔ اس گروہ کو عندیہ اس لئے کہتے ہیں یہ عند کی جانب منسوب ہے جس کا معنیٰ اعتقاد کے ہیں تو چونکہ یہ اشیاء کو اعتقاد کے تابع سمجھتے ہیں اس لئے ان کو "عندیہ" کہا گیا ہے۔

(۳) **لاادریہ**۔ یہ لوگ اشیاء کے ثبوت اور عدمِ ثبوت کے علم ویقین کا انکار کرتے ہیں اور دونوں میں شک کا اظہار کرتے ہیں اگر آپ ان سے سوال کریں کہ کیا اشیاء ثابت ہیں تو کہتے ہیں لاادری مجھے علم نہیں اور اگر آپ کہیں کہ کیا اشیاء ثابت نہیں تو پھر بھی لاادری کہہ کر اپنے شک کا اظہار کریں گے بلکہ ان کو اپنے شکی ہونے میں بھی شک ہے۔ اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کیا تمہیں اشیاء کے ثبوت کا علم نہیں ہے تو کہتے ہیں "لاادری" کہ مجھے اس بات کا بھی علم نہیں کہ مجھے علم نہیں ہے۔ ان کو لاادریہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ لاادری کی جانب منسوب ہے جو کسی چیز کو جاننے کا اعتراف نہیں کرتا۔ لہٰذا ماتنؒ کے قول "**حقائق الاشیاء**" سے عنادیہ کی تردید ہوگئی اور "**ثابتة**" سے عندیہ کی تردید ہوگئی اور "**العلم بها متحقق**" سے (ثبوتِ اشیاء کے علم کا دعویٰ کر کے) لاادریہ کی تردید ہوگئی۔

> وَلَنَا تَحْقِيْقًا اَنَّا نَجْزِمُ بِالضَّرُوْرَةِ بِثُبُوْتِ بَعْضِ الْاَشْيَاءِ بِالْعَيَانِ وَ بَعْضِهَا بِالْبَيَانِ وَاِلْزَامًا اَنَّهٗ اِنْ لَّمْ يَتَحَقَّقْ نَفْيُ الْاَشْيَاءِ فَقَدْ ثَبَتَ وَاِنْ تَحَقَّقَ فَالنَّفْيُ حَقِيْقَةٌ مِّنَ الْحَقَائِقِ لِكَوْنِهٖ نَوْعًا مِنَ الْحُكْمِ فَقَدْ ثَبَتَ شَيْئٌ مِّنَ الْحَقَائِقِ فَلَمْ يَصِحَّ نَفْيُهَا عَلَى الْاِطْلَاقِ وَلَايَخْفٰى اَنَّهٗ اِنَّمَا يَتِمُّ عَلَى الْعِنَادِيَّةِ۔

ترجمہ: اور ہماری دلیل تحقیقی یہ ہے کہ ہم یقیناً بعض اشیاء کے ثبوت کا مشاہدہ کے ذریعہ یقین کر لیتے ہیں اور بعض (اشیاء) کا دلیل کے ذریعہ۔ اور دلیل الزامی یہ ہے کہ اگر اشیاء کی نفی متحقق نہ ہو تو پھر (ہمارا مدعیٰ) ثابت ہوگیا اور اگر نفی متحقق ہے تو نفی بھی ایک حقیقت ہے حقائق میں سے کیونکہ وہ (نفی) حکم کی ایک قسم ہے تو حقائق میں سے ایک شی ثابت ہوگئی۔ تو حقائق کی مطلق نفی صحیح نہ ہوئی۔ اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ (دلیل) صرف عنادیہ کے خلاف تام ہوگئی۔

قوله ولنا تحقيقاً انا نجزم بالضرورة الخ عبارت کی تشریح سے قبل ایک تمہید ہے۔

تمہید: دلیل کی دو قسمیں ہیں تحقیقی اور الزامی:

دلیل تحقیقی یہ ہے کہ جس کے مقدمات نفس الامر میں سچے ہوں اگر چہ فریقِ مقابل کے ہاں سچے نہ ہوں اور وہ انہیں تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہو اور مقصود اس دلیل سے حق کا اظہار ہوتا ہے فریقِ مقابل کو لاجواب کرنا مقصود نہیں ہوتا

کیونکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ تمہاری دلیل جن مقدمات پر مبنی ہے وہ مقدمات ہمارے نزدیک درست نہیں ہیں۔

دلیل الزامی یہ ہے کہ وہ ایسے مقدمات سے مرکب ہو کہ جو فریق مقابل کے ہاں تسلیم شدہ ہوں اس دلیل سے ان کے مذہب کا بطلان لازم آتا ہو اگرچہ دلیل پیش کرنے والے کو خود مقدمات تسلیم نہ ہوں اور اس دلیل سے فریق مقابل کو لاجواب کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اب شارحؒ کی عبارت کی وضاحت سنئے۔

شارحؒ نے ثبوتِ اشیاء پر دلیلِ تحقیقی اور دلیلِ الزامی دونوں پیش کی ہیں:

دلیل تحقیقی یہ ہے کہ ہم بعض اشیاء کے ثبوت اور وجود کا مشاہدہ کی وجہ سے یقین کرتے ہیں جیسے ہم مثلاً زمین و آسمان کے وجود اور ثبوت کا آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کی وجہ سے یقین کرتے ہیں کہ اشیاء کا ثبوت ہے۔ اور بعض اشیاء کے وجود کو ہم دلیل سے مانتے اور یقین کرتے ہیں جیسے مثلاً ہم نے باری تعالیٰ کے واجب الوجود ہونے کو دلیل سے مانا اور یقین کیا۔

دلیل الزامی یہ ہے کہ ہم سوفسطائیہ سے پوچھتے ہیں کہ آیا اشیاء کی نفی (جس کے تم قائل ہو) متحقق ہے یا نہیں اگر متحقق نہیں تو پھر ہمارا مدعیٰ ثابت ہوگیا، اس لئے کہ یہ نفی کی نفی ہوئی جو عینِ اثبات ہے۔ لہٰذا اشیاء کا ثبوت ہوگیا اور اگر (نفی) متحقق ہے تو ہم کہیں گے کہ نفی بھی ایک حقیقت ہے کیونکہ حکم کی دو قسمیں ہیں۔ ایجاب اور نفی۔ تو نفی حکم کی ایک قسم ہوئی اور حکم تصدیق ہے اور تصدیق علم کا نام ہے اور علم ایک کیفیتِ نفسانیہ کا نام ہے اور کیف ایک عرض ہے اور عرض موجوداتِ خارجیہ اور حقائقِ اشیاء میں سے ہے تو اشیاء کی نفی بھی ایک حقیقت ہوئی اور جب ایک حقیقت ثابت ہوگئی جو موجبہ جزئیہ ہے تو سلب کلی کے طریقہ پر علی الاطلاق اشیاء کی نفی کا دعویٰ کرنا اور یہ کہنا کہ کسی بھی حقیقت کا ثبوت نہیں ہرگز درست نہ ہوگا کیونکہ سلب کلی، ایجاب جزئی سے باطل ہو جاتا ہے۔

"ولایخفی انه انما یتم علی العنادیة" سے شارحؒ یہ فرما رہے ہیں کہ جو دلیل الزامی پیش کی گئی ہے یہ فقط عنادیہ کے مقابلہ میں ہی چل سکتی ہے لاادریہ کے مقابلہ میں نہیں چلے گی کیونکہ وہ اثبات اور نفی میں سے کسی کا اعتراف ہی نہیں کرتے اور عندیہ کے خلاف بھی یہ دلیل نہیں چلے گی اس لئے کہ وہ حقائق اشیاء کے منکر نہیں ہیں بلکہ اس کو وہ مانتے ہیں البتہ ان کے ثبوت کو نفس الامر میں نہیں مانتے بلکہ اپنے گمان و اعتقاد کے تابع مانتے ہیں۔ تو جو نفسِ ثبوت کا انکار کرے اس پر یہ دلیل (الزامی) چلے گی اور ایسے فقط عنادیہ ہیں۔

> قَالُوْا الضَّرُوْرِيَّاتُ مِنْهَا حِسِّيَّاتٌ وَالْحِسُّ قَدْ يَغْلَطُ كَثِيْرًا كَالْاَحْوَلِ يَرَى الْوَاحِدَ اثْنَيْنِ وَالصَّفْرَاوِيِّ قَدْ يَجِدُ الْحُلْوَ مُرًّا وَمِنْهَا بَدِيْهِيَّاتٌ وَقَدْ تَقَعُ فِيْهَا اخْتِلَافَاتٌ وَتَعْرِضُ بِهَا شُبْهَةٌ يُفْتَقَرُ فِيْ حَلِّهَا اِلَى اَنْظَارٍ دَقِيْقَةٍ وَالنَّظَرِيَّاتُ فَرْعُ الضَّرُوْرِيَّاتِ فَفَسَادُهَا فَسَادُهَا وَلِهٰذَا كَثُرَ فِيْهَا اخْتِلَافُ الْعُقَلَاءِ۔

ترجمہ: (سوفسطائیہ) کہتے ہیں کہ ضروریات ان میں سے کچھ تو حسیات ہیں اور حس بہت غلطی کرتی ہے جیسے بھینگا آدمی